کفالت عامہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

ڈاکٹر عبدالرحیم اشرف

One of the important and specific aspect of life of Hazrat Muhammad(SAW) is to take care of the up bringing of the memebers of his family and the individuals of society. Generally, this epithet has been ignored by most of the biographers of the Holy Prophet(SAW) Through this chapter of his sacred seerah, this aspects the generosity, sympathety, benevolenece and provision of welfare and welbeing to person are highlighted. In fact this aspect of general wellbeing appears universal when we take a bird eye view of his sacred seerah. In this article i have mentioned those individuals who have been nourished and brought up by Holy Prophet(SAW).

محروم طبقات کی کفالت اور دیکھ بھال انسانیت کی اولین ذمہ داری ہے۔ اسلام نے اس ذمہ داری کو بدرجہ اتم ادا کیا ہے۔ اسلام نہ صرف محروموں کی کفالت کی ترغیب دیتا ہے بلکہ اس عمل کو عبادت اور ایمان کے ساتھ جوڑتا ہے۔ مشہور حدیث ہے: عبداللہ بن مساور کہتے ہیں:

﴿سمعت ابن عباس یعاتب رجلا فی البخل یقول قال رسول اللہ ﷺ لیس المؤمن الذی یبیت شبعان و جارہ الی جنبہ جائع﴾(۱)

''اُس شخص کا ایمان ہی نہیں جو پیٹ بھر کر سوئے اور اُسکا پڑوسی بھوکا سوئے'' اسلام کے نظام کفالت کا مقصد اسلامی ریاست کے صاحب ثروت افراد سے کچھ مال جائز طریقے سے لے کر غربا اور معذورین، بلا تمیز مسلم وکافر، کی تمام سماجی ومعاشی حاجات کی کفالت کی جائے۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی کا ایک اہم اور خاص پہلو افراد خانہ اور افراد معاشرت کی کفالت ہے۔ جس کی طرف عام طور پر سیرت نگاروں کا رجحان بہت کم رہا ہے۔ سیرت طیبہ کے اس باب سے نبی کریم ﷺ کی جود وسخاوت ہمدردی وغمگساری، حق داروں کی خبر گیری وخیر خواہی جیسے اوصاف حمیدہ آشکار ہوتے ہیں۔ حقیقت میں نبی ﷺ کی سیرت پر طائرانہ نگاہ ڈالنے سے آپ ﷺ کی کفالت اس طرح عالمگیر نظر آتی ہے جس طرح آپ جہاں والوں کے لیے رحمت بن کر آئے۔

﴿وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین﴾(۲)

''اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔''

سیرت نبوی ﷺ اور احادیث سے کفالت عامہ کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔

☆ لیکچرر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج، شیخوپورہ۔

Scanned with CamScanner

آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اهل عرصة اصبح فيهم امرؤ جائع فقد برئت منهم ذمة الله﴾ (۳)

''کسی بستی میں کوئی شخص اس حال میں اُٹھے کہ وہ رات بھر بھوکا رہا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ پر اُس بستی کی بقاو تحفظ کی کوئی ذمہ داری نہیں رہ جاتی۔''

﴿من كان عنده طعام اثنين فليذهب بثالث وان اربع فخامس اوسادس﴾ (۴)

''جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو شامل کرے اور اگر چار کا ہو تو پانچویں یا چھٹے کو بطور مہمان شامل کر لے۔''

﴿عن ابی هريره رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ الساعی علی الارملة والمسكين كالمجاهد فی سبيل الله واحسبه قال يشك القعنبی كالقائم لا يفترو كالصائم لا يفطر﴾ (۵)

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیوہ اور مسکین (کی کفالت) کیلئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں میرے خیال میں آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا کرنے والا اُس (غازی) کی مانند ہے جو رات بھر کھڑا رہے مگر اکتائے نہ، اور اُس روزہ دار کی طرح ہے جو (مسلسل روزے رکھے مگر افطار (ناغہ) نہ کرے۔''

''آپ ﷺ کی نبوت و رسالت بھی عالمگیر، دعوت و خطابت بھی عالمگیر اسی طرح آپ کی طرف سے انسانوں کی کفالت بھی سارے جہان کی نظر آتی ہے اگر چہ اس کفالت کی صورتیں دو طرح سے بیان کی جاسکتی ہیں۔

ایک صورت ایسی ہے جسے ہم بالواسطہ کفالت کا نام دے سکتے ہیں اور اس کا دائرہ بہت وسیع ہے اس میں افراد و اشخاص معاشرت اور اجتماعات اقوام و ملل کی معاشی کفالت شامل ہے۔ جس کی ساری خیر و برکت کا سہرا آپ کے سر ہے۔ اور اس کا آغاز آپ ﷺ کی پیدائش کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اس بالواسطہ کفالت سے سب سے پہلے ابولہب کی لونڈی ثویبہ استفادہ کرتی ہے۔ کہ ابولہب اس کو آپ کی پیدائش کی خوشی میں آزاد کر دیتا ہے۔ اس کے بعد حلیمہ سعدیہ نے آنحضور ﷺ کے تعلق سے کیا کیا فیض پایا (جس کی تفصیل کتب سیرت میں موجود ہے) جو کہ کفالت کا ہی حصہ ہے۔

Scanned with CamScanner

نبوی کفالتوں کے چشمہ فیضان سے دادا عبدالمطلب اور چچا ابوطالب بھی سیراب ہوئے ۔جناب عبدالمطلب کا آپ سے والہانہ لگاؤ صرف پوتے کی نسبت ہی سے نہ تھا بلکہ وہ آپ کی بے شمار برکتیں دیکھ چکا تھا۔اسی طرح ابوطالب تو ہمیشہ آپ ﷺ کی کفالت و برکت کے معترف رہے، کہا کرتے تھے:''محمد انک مبارک۔''(۲)

جناب ابوطالب کی کفالت تو بالواسطہ اور بلاواسطہ دونوں طرح سے کی گئی۔اس گھرانے کی کفالت کے لئے آپ ﷺ کا بکریاں چرانا، تجارت کرنا، مکہ میں خوشبو فروخت کرنا بہت واضح ہے۔اگر یہ کہا جائے کہ حضرت خدیجہؓ کی تجارت کو چار چاند بھی اسی بدر منیر کی بدولت لگے تو یہ بھی بعید از حقیقت نہیں ہے۔اسی طرح یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ صرف حضرت خدیجہؓ ہی نہیں بلکہ مکہ کے کئی تاجروں کی تجارت کو فروغ آپ کی بدولت ہی ملا۔

آپ ﷺ کی کفالت اور برکت سے نہ صرف انسانی معاشرے کا ہر گوشہ اور ہر فرد فیض یاب ہوا بلکہ جانوروں کو بھی آنحضور ﷺ کی کفالت و محبت سے حظ وافر ملا۔

نبی ﷺ کی مکی اور مدنی دور کی وہ کفالتیں جو آپ نے بطور نبی یا حکمران کے فرمائی ہیں ان کی تفاصیل کیلئے تو کئی دفتر درکار ہیں جن میں سرفہرست مظلوم اور غلام مسلمانوں کو کفار کے شکنجہ استبداد سے چھڑانا، نئے مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کرنا وغیرہ شامل ہے۔کفالت نبوت کے حق دار بننے والوں میں حضرت بلالؓ، عامر بن فہیرہؓ، بعینہ، زنیرہ، نہدیہ اور ام عبیس خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔(۷)

ان کفالتوں میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا تعاون بھی بے مثال ہے جس کا ذکر نبی کریم ﷺ نے ان الفاظ میں کیا:''﴿مانفعنی مال احد قط مانفعنی مال أبی بکر﴾''(۸)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی یہ اعانت یقیناً اللہ کے دین کی خدمت تھی لیکن آقا علیہ السلام چونکہ قائد اور سربراہ تھے اور یہ ساری ذمہ داریاں آپؐ نے ادا کیں اس لئے آپ سے ہی منسوب ہوں گی۔

مدنی دور کی نبوی کفالتوں کا احاطہ تحریر میں لانے کے لئے کئی تصانیف درکار ہیں، جن میں مہاجرین کی آبادکاری، خانوادہ نبوت کا قیام وطعام، اہل صفہ کی کفالت، مجاہدین، غازیان اسلام اور شہداء فی سبیل اللہ کے ورثاء کی اعانت و کفالت سرفہرست تھی۔غرض یہ کہ حضور پرنور ﷺ کی ذات گرامی نے بالواسطہ کفالت کو اس احسن انداز سے نبھایا کہ افراد، اقوام اور ملل کی آسودگیوں کا مناسب طور پر خیال رکھا۔جس کی دوسری کوئی مثال تاریخ انسانیت پیش نہیں کرتی۔

Scanned with CamScanner

ہم اس مضمون میں محمد رسول اللہ ﷺ کی بلا واسطہ ان افراد کی کفالتوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو باقاعدہ طور پر آپ کے گھر میں نبوت کے زیر سایہ رہے، جن کی تعلیم وتربیت کے آپ ﷺ کفیل بنے اور انہیں آپ کی صحبت بابرکت میں رہ کر اطوار حیات کو سمجھنے اور حسن کردار وعمل سے مزین ہونے کا موقع ملا۔

حرم رسالت مآب ﷺ میں جن معزز خواتین کو داخل ہونے اور امہات المومنین کا شرف عظیم حاصل کرنے کا تمغہ افتخار ملا، ان میں حضرت عائشہؓ، حضرت جویریہؓ اور حضرت ماریہؓ کو چھوڑ کر سب کی سب یا تو مطلقہ تھیں یا بیوہ۔ جن میں سے بعض بیویاں صاحب اولاد بھی تھیں۔(۹) جن کی کفالت اور تربیت کا ذمہ آنحضرت ﷺ نے قبول فرمایا تھا۔ اور وہ سب کے سب آنحضور ﷺ کے زیر نگرانی پروان چڑھے ان تفاصیل سے نبی ﷺ کا اپنی اولاد سے تعلق بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے ان خوش قسمت نفوس کو بھی اپنی اولاد کی ہی طرح پالا پوسا اور تربیت فرمائی۔ جن کے اسماء کی تفصیل یہ ہے:

① حضرت ہند بن نباش بن زرارہ تمیمی

② حضرت ہالہ بن نباش

③ حضرت طاہر بن نباش

④ حضرت ہند بنت عتیق بن عائذ مخزومی (حضرت خدیجہؓ کے بطن سے)(۱۰)

⑤ حضرت سلمہ بن عبداللہ بن عبدالاسد

⑥ حضرت عمر بن ابی سلمہ

⑦ حضرت درہ بنت ابی سلمہ

⑧ حضرت زینب بنت ابی سلمہ (حضرت ام سلمہؓ کے بطن سے)(۱۱)

⑨ حضرت عبدالرحمٰن بن سکران بن عمرو (حضرت سودہؓ کے بطن سے)(۱۲)

⑩ حضرت حبیبہ بنت عبداللہ بن جحش (حضرت رملہ ام حبیبہؓ کے بطن سے)(۱۳)

تربیتِ اولاد:

ازواج مطہرات کی مذکورہ بالا اولاد کی مکمل نگہداشت وپرداخت، تعلیم وتربیت اور کفالت وذمہ داری کا بار حضرت اقدس ﷺ نے ہی برداشت کیا تھا اور اس حسن وخوبی کے ساتھ پرورش کی گئی تھی کہ ان میں سے ہر ایک صحابیت کے جلیل القدر منصب پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کا داعی ومبلغ، میدان کارزار کا مجاہد، تعلیمات اسلامی اور ارشادات نبوی کا ناشر، مزاج نبوت کا رمز شناس اور زبان وبیان نبوی کا متبع وپیروکار نظر آتا

Scanned with CamScanner

ہے، جن میں تربیت نبوی ﷺ کا مکمل عکس پایا جا سکتا ہے۔

محسن انسانیت اور معلم کائنات ﷺ نے ازواج مطہرات کے ساتھ آنے والی اولاد کی صرف کفالت ہی نہیں فرمائی بلکہ اپنے کریمانہ اخلاق، مشفقانہ طبیعت اور تعلیم و تربیت کی عظیم صلاحیت کے ذریعے ان فرزندان ازواج مطہرات کی جس طرح کفالت فرمائی اور ان کے احساس یتیمی کو دور کرنے کے لئے جس تعلق و وارفتگی، شفقت و محبت اور لطف و موانست کا اظہار کیا وہ حیات طیبہ کا انمول حصہ ہے۔

جس طرح محسن انسانیت اور معلم کائنات نے بچوں کی تعلیم و تربیت کو کاروان زیست کی تعمیر و ترتیب میں خشت اول قرار دیا۔ اور اپنے لطف و کرم سے ان کی پرورش و پرداخت اور تعلیم و تربیت کی خاص ہدایت فرمائی، نیز زبان معجز بیان سے ایسے ارشادات عالیہ کا ظہور فرمایا، جن کی رعایت اس آب گیتی میں انقلاب برپا کرسکتی ہے اور ایسے معاشرے کا وجود عمل میں آسکتا ہے۔ جو اقوام عالم کے لئے رشد و ہدایت کا منارہ ثابت ہو، مثلاً: آپ ﷺ کا ارشاد گرامی:

﴿اکرموا اولادکم، واحسنوا أدبهم﴾ (۱۴)

''اپنی اولاد کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور انہیں حسن آداب سے آراستہ کرو۔

﴿من عال جاریتین حتی تدرکا دخلت انا و هو فی الجنة کهاتین و اشار بالسبابة والوسطی﴾ (۱۵)

''جس نے اس دنیا میں دو معصوم بچیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ دونوں سن شعور کو پہنچ جائیں تو وہ اور میں جنت میں اس طرح داخل ہوں گے اور اپنے ہاتھ کی درمیانی اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔''

''﴿امرنا ان نعلم اولادنا الرمی والقرآن﴾'' (۱۶)

''ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنی اولاد کو تیر اندازی اور قرآن کی تعلیم دیں۔''

یہ دونوں علوم وفنون بچوں کی تعلیم و تربیت میں اہم محرکات کا درجہ رکھتے ہیں۔

جس ذات عالی نے فرزندان ملت کی اصلاح و تربیت کیلئے ایسے ارشادات و احکام صادر فرمائے ہوں اس نے خود نونہالوں کی تعلیم و تربیت اور پرورش و پرداخت میں کیا کردار ادا کیا ہوگا جن کی پرورش کی ذمہ داری خود انہیں کے دوش مبارک پر رہی ہو۔ اس فکر و احساس کے ساتھ کتب احادیث کا مطالعہ ایسی روایتوں کو ظاہر کرتا ہے۔ جو آنحضرت ﷺ کا امہات المومنین کی سابقہ اولاد کے ساتھ معاملہ کی نگرانی و ذمہ داری اور تعلیم و تربیت

Scanned with CamScanner

حضرت ام سلمہؓ کی اولاد کی تربیت وکفالت:

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے فرزندان ودختران کے ساتھ آپ کا معاملہ مختلف تھا، کیونکہ یہ حضرات جس وقت آپ کی کفالت میں آئے سب کے سب چھوٹے اور کم سن تھے۔اس لئے ان کی تربیت بھی ان کی عمروں کے مطابق کی گئی۔

مثلاً: حضرت عمر بن ابی سلمہ کی یہ روایت:

"﴿کنت غلاماً فی حجر النبی ﷺ وکانت یدی تطیش فی الصحفة فقال لی رسول اللہ ﷺ: یا غلام! قل بسم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک﴾"(۱۸)

"میں نبی اکرم ﷺ کی گود کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا، میرا ہاتھ پلیٹ میں چاروں طرف پھر رہا تھا۔آپ نے دیکھا تو مجھ سے فرمایا: اے بچے بسم اللہ پڑھو، اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور جو کچھ تمہارے نزدیک ہے وہ کھاؤ۔"

آپ کی تربیت اور تعلیم کا دلکش اسلوب پیش کرتی ہے۔

اسی طرح حضرت ام سلمہ کی ہی سب سے چھوٹی اولاد حضرت زینب بنت ابی سلمہ کے ساتھ کھیلنا اور فرط محبت سے زینب کے بجائے زوینب کہنا جہاں آپ ﷺ کا ان سے غایت درجہ تعلق اور انسیت ومحبت کو ظاہر کرتا ہے۔وہیں اس کا بھی سبق ملتا ہے کہ بچوں کی تربیت اور پرورش میں ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جو ان کے مزاج وذہن سے ہم آہنگ ہو اور فطرت وطبیعت کا پورا خیال رکھا گیا ہو، تاکہ بچہ تربیت کی پہلی منزل میں انداز بیان اور نفس مضمون کی سختی ودرشتگی سے متنفر ہونے کی بجائے اپنے مزاج اور ذوق کے مطابق کلام کو پاکر اس سے دلچسپی کا مظاہرہ کرے اور شوق ورغبت کے ساتھ فکر وذہن کی اصلاح وتربیت کا اہم فریضہ انجام پاتا رہے۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ

ان النبی ﷺ کان یلاعب زینب بنت ابی سلمة ویقول: یا زوینب یا زوینب.(۱۹)

"کہ رسول اللہ زینب بنت ابی سلمہ سے کھیلتے تھے اور کہتے تھے: اے زوینب اے زوینب۔"

نیز حضرت زینب سے ہی مروی یہ روایت:

"﴿کانت امی اذا دخل رسول اللہ ﷺ یغتسل تقول: ادخلی علیه، فاذا دخلت علیه نضح فی وجھی من الماء ویقول ارجعی﴾".(۲۰)

"یعنی جب آپ ﷺ غسل فرماتے تو میری والدہ (ام سلمہ) کہتیں آپ کے قریب جاؤ

Scanned with CamScanner

کے نازک فریضہ کو بحسن وخوبی انجام دینے اور فکر سلیم، علم عمیق اور حسن اخلاق کے زیور سے آراستہ کرنے پر دلالت کرتی ہیں۔ جس سے آراستہ وپیراستہ ہوکر ان نفوس قدسیہ کو ربائب النبی کے معزز ترین لقب سے سرفراز ہونے کا شرف عظیم حاصل ہوا۔

حضرت خدیجہؓ کی اولاد کی تربیت وکفالت:

اس عمل نبوی سے حضرت خدیجہؓ کی اولاد (ہند، ہالہ اور طاہر) کو دیگر اولاد ازواج مطہرات کے مقابلہ میں مستفید ہونے کا موقع نسبتاً کم ملا۔ کیونکہ یہ حضرات جس وقت آنحضرت ﷺ کی کفالت میں آئے عمر کی اس منزل میں داخل ہو چکے تھے جو تعلیم وتربیت کے اس انداز کو عبور کر چکی تھی، تاہم ان کی عمر اور ذہن ومزاج کے اعتبار سے حضرت اقدس ﷺ کا معاملہ ان کے ساتھ بھی مربیانہ اور مشفقانہ رہا۔ اور آپ انہیں اپنی قربت ورفاقت سے نوازتے رہے۔ مثلاً: حضرت ہند بن ابی ہالہ کی روایت:

"﴿مر النبی ﷺ بالحکم ابی مروان فجعل الحکم یغمز بالنبی و یشیر باصبعه فالتفت الیه النبی وقال اللّٰهم اجعل له وزغا فرجف مکانه﴾"(۱۷)

"یعنی جب نبی ﷺ مروان کے باپ حکم کے پاس سے گزرے (جو مکہ کا شدید ترین مخالف تھا) تو وہ آپ ﷺ کو نشانہ لگانے اور انگلیوں سے اشارہ کرنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ اس پر لرزہ طاری فرمادے۔ تو وہ اپنی جگہ پر ہی حیرانی کے ساتھ لرزنے اور کپکپانے لگا۔"

یہ روایت حضرت ہند کا خانہ اندرون کے علاوہ باہر بھی آپ ﷺ کا اس کو ساتھ ساتھ رکھنے اور اپنے ساتھ ساتھ لے کر چلنے پر دلالت کرتی ہے۔ اس لئے یہ واقعہ بعثت نبوی کے بعد ابتدائی زمانہ کا ہے۔ اور یہ روایت صرف حضرت ہند سے ہی ملتی ہے۔

اسی طرح حضرت عائشہؓ کا یہ ارشاد کہ آپ ﷺ گفتگو فرمارہے تھے کہ اس دوران حضرت خدیجہؓ کے بیٹے ہالہ آئے آپ نے گفتگو کے دوران ہی ان کے آنے کی آہٹ سنی تو فرط محبت سے کہنے لگے ہالہ آگئے، ہالہ آگئے۔ اس میں جہاں آپ کی محبت وتعلق ظاہر ہوتا ہے وہیں اس کے اظہار سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اس کے ذریعہ تعلقات میں پختگی اور مضبوطی پیدا ہوا اور اس سے اصلاح وتربیت کا بڑا کام لیا جائے۔ حضرت طاہر بن ابی ہالہ کو ابتدائی عمر میں ہی مرتدین کی سرکوبی کیلئے یمن کی طرف بھیجنا مستقبل میں کسی بڑے مقصد کے لئے تیار کرنے پر دلالت کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

جب میں جاتی تو آپ میرے چہرے پر پانی اچھالتے اور فرماتے: جاؤ جاؤ۔''

رسول اکرم ﷺ کا ان سے بے حد تعلق اور دلجوئی و دلبستگی کے ساتھ آپ کے انداز تربیت کا شاہکار بھی ہے، جو یہ باور کراتا ہے کہ بچوں کی عمر اور ذہنی سطح کو سامنے رکھتے ہوئے پیش آنا چاہئے۔

کم عمری میں ہی سلمہ بن ابی سلمہ کا اپنی چچازاد بہن امامہ بنت حمزہ سے نکاح فرما کر جہاں ام المومنین حضرت ام سلمہ کی دلجوئی مقصود تھی وہیں احساس ذمہ داری اور فرائض کی ادائیگی میں عجلت بھی پیش نظر متصور ہوتی ہے نیز رخصتی سے قبل ہی امامہ بنت حمزہ کے انتقال پر آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے۔'' ﴿ھل جزیت سلمه''﴾ (۲۱) ''کیا تو نے سلمہ کا حق دے دیا ہے۔'' حضرت سلمہؓ سے آپ ﷺ کی محبت پر غماز ہے۔

اس کے علاوہ ان اولاد ازواج مطہرات کا دیگر امہات المومنین سے ربط و تعلق ان کے گھروں میں جانا ان سے روایت کرنا مثلاً: حضرت حبیبہ بنت ام حبیبہ کا ام المومنین حضرت زینب بنت جحش سے روایت کرنا، حضرت زینب بنت ابی سلمہ کا حضرت ام حبیبہ سے روایت کرنا اور حضرت عائشہ کا ہالہ بن ابی ہالہ کے سلسلہ میں آپ ﷺ کا ہالہ ہالہ کا قول نقل کرنا وغیرہ جیسے واقعات میں بھی آپ کی تعلیم و تربیت کا اثر واضح طور پر نظر آتا ہے۔ جس نے اپنے اور غیر کے فرق کو ختم کر کے تمام امہات المومنین سے ربط و تعلق کو اس طرح استوار کر دیا تھا کہ ان میں سے کسی کے چہرے پر کسی کے سلسلہ میں ناگواری کی شکن ابھرتی اور نہ زبان پر حرف شکایت آتا۔

تربیت رسول ﷺ کے اثرات:

یہ سب کے سب رسول اقدس ﷺ کی تربیت کا کرشمہ ہیں۔ جنہیں ان کے اخلاق و اعمال کی درستی، فکر ونظر کی اصلاح اور علم وفن سے وابستگی کی طرف راہنمائی اس انداز سے فرمائی کہ ان میں سے ہر ایک اخلاق ومروت رشد وہدایت، تبلیغ ودعوت اور فقہ وبصیرت کے بلند مقام پر فائز ہے جن سے علم وفن کا چراغ روشن ہوا اور رشد وہدایت کی ایسی کرنیں نمودار ہوئیں جن کی روشنی میں دنیا آج تک علم وتحقیق اور فکر وفن کے جواہر پارے تلاش کر رہی ہے۔ مذکورہ بالا واقعات و روایات سے نبی ﷺ کی نجی زندگی کا ایک منفرد باب سامنے آتا ہے۔ جس میں آپ کی بچوں سے محبت وشفقت اور انداز تربیت بہت دلنشیں انداز میں نظر آتا ہے۔ آپ کا یہ مربیانہ رویہ اساتذہ کرام، مصلحین قوم اور معمار ملت کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ کی نجی زندگی کے اس پہلو میں رشتہ داروں سے مروت ومودت کے ساتھ ساتھ صلہ رحمی کی بہت تاکید وتعلیم موجود ہے۔ جس کی اسلام میں بہت زیادہ اہمیت ہے۔ لہذا ہمیں ہادی کائنات اور رحمت عالم کی تعلیمات کو دل و جان سے قبول کرنا چاہیے۔ اور اپنے گھروں، خاندانوں اور معاشرے کی اصلاح کے لئے انہی سنہری اصولوں پر عمل کرنا چاہیے، تا

Scanned with CamScanner

کہ ہمارا اسلامی معاشرہ جنت کا گہوارہ بن سکے۔

سوالیوں کی کفالت اور تربیت

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ موڑا۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمھیں ایسے آدمی کی خبر نہ دوں جو سب سے بدتر ہے صحابہؓ نے کہا، بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"﴿الذی یسأل باللہ عزوجل ولا یعطی بہ﴾"(۲۲)

''جس سے اللہ کے نام پہ مانگا جائے اور وہ کچھ نہ دے

اس کے ساتھ ساتھ آپ نے گداگری (مانگنے) کی حوصلہ شکنی کی ہے فرمایا:

"﴿الید العلیا خیر من ید السفلی﴾"(۲۳)

''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے''

''﴿حضرت حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا ہوا اور آپ نے دیا پھر ایک دفعہ مانگا تو آپ ﷺ نے دیا۔ پھر فرمایا حکیم! یہ دنیا کا روپیہ پیسہ دیکھنے میں خوشنما اور مزے میں شیریں ہے لیکن جو اس کو سیر چشمی سے لے اس کو تو برکت ہوتی ہے۔ اور جو اس کو جان لڑا کر حرص کے ساتھ لے اس میں برکت نہ ہوگی۔ اس کی مثال ایسی ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ اور اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نچلے (لینے والے) ھاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم کہنے لگے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! اس خدا کی قسم جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ میں آج کے بعد مرتے دم تک کسی سے بھی کچھ نہ مانگوں گا۔ (پھر آپ کا حال یہ رہا کہ) کہ حضرت عمرؓ آپ کو سالانہ وظیفہ دینے کیلئے بلاتے تو وہ لینے سے انکار کر دیتے۔ حضرت عمرؓ نے بھی اپنے دور خلافت میں ان کو ان کا وظیفہ دینے کیلئے بلایا۔ تو بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ حضرت عمرؓ حاضرین سے کہنے لگے۔ ''لوگو! تم گواہ رہنا! میں حکیم کو اس کا حق جو لوٹ کے مال میں اللہ دیتا ہوں اور وہ نہیں لیتا''۔ غرض رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کا اتنا پاس تھا کہ انہوں نے تاحینِ حیات سوال تو درکنار کسی سے کوئی بھی چیز قبول نہیں کی۔﴾''(۲۴)

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"﴿لا تلحکو فی المسلة فو اللہ لا یسألنی احد منکم شیئا فتخرج لہ مسالتہ منی شیأ وانا لہ کارہ فلا یبارک لہ فیما اعطیتہ﴾"(۲۵)

Scanned with CamScanner

''مجھ سے چمٹ کر سوال نہ کیا کرو جو شخص بھی تم میں سے مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اُسے کچھ نہ کچھ دے دیتا ہوں حالانکہ میں اُسے مکروہ سمجھتا ہوں اس طرح اُس چیز میں برکت نہیں رہتی جو میں اُسے دیتا ہوں۔''

ذمّیوں کی کفالت

رسول اللہ ﷺ کی تربیت کی وجہ سے صحابہ کرامؓ نے ایک صحیح اسلامی معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا خصوصًا کفالت عامہ پر خصوصی توجہ دی۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ ایک مقام پر تشریف لے گئے، کیا دیکھتے ہیں ایک نابینہ بوڑھا بھیک مانگ رہا ہے۔ دریافت کرنے پر پتا چلا کہ یہ یہودی ہے حضرت عمرؓ نے دریافت کیا تجھے کس چیز نے بھیک مانگنے پر مجبور کیا۔ اُس نے جواب دیا ''جزیہ کی ادائیگی، معاشی ضروریات اور پیرانہ سالی نے'' یہ سن کر آپ نے اُسکا ہاتھ پکڑا اور اپنے مکان پر لے گئے۔ جو کچھ موجود تھا اُس کو دیا اور پھر بیت المال کے خزانچی کے پاس پیغام بھیجا'

''﴿انظر هذا وضربائه فوالله ما انصفناه ان اكلنا شبيبته ثم نخذله عند الهرم انما الصدقت للفقراءِ والمساكين الفقراءِ هم المسلمون وهذا من المساكين اهل الكتب ووضع عنه الجزية وعن ضربائه﴾''(٢٦)

''یہ اور اس قسم کے دوسرے حاجت مندوں کی تفتیش کرو اللہ کی قسم ہم اس کے ساتھ انصاف نہیں کر سکتے اگر اس کی جوانی کی محنت (بصورت جزیہ) تو کھائیں مگر اس کی پیرانہ سالی میں اسے بھیک مانگنے کیلئے چھوڑ دیں۔' اور میرے نزدیک یہاں فقراء سے مراد مسلمان مفلس ہیں (اور مساکین سے مراد اہل کتاب کے مساکین وفقراء ہیں) اور یہ سائل مساکین اہل کتاب میں سے ہے، اس کے بعد حضرت عمرؓ نے اس کا جزیہ معاف کر دیا اور بیت المال سے اس کا وظیفہ شروع کر دیا۔'

اس باب میں بہت سارے حالات اور کارنامے کتب احادیث اور سیَر میں موجود ہیں، جن کے مطالعہ سے ان نفوس قدسیہ جنہیں کاشانہ نبوت میں پروان چڑھنے اور آغوش رسالت میں پلنے اور بڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی، جن کی پرورش و پرداخت میں رحمت عالم ﷺ کی شفقت ومحبت، لطف وموانست، دانائی وحکمت کا بڑا حصہ سمٹ کر جمع ہو گیا ہے۔ یہ مخفی پہلو اس بات کا مستحق ہے کہ اسے سیرت النبی ﷺ کے پاکیزہ اور مقدس صفحات پر باقاعدہ جگہ دی جائے۔ جس کے مطالعہ سے حضرت محبوب اقدس ﷺ کے طرز تعلیم وتربیت

Scanned with CamScanner

اور اصول اصلاح و درستگی کا انوکھا انداز سامنے آتا ہے۔ جسے کتاب زیست کا درخشندہ و تابندہ باب قرار دیا جا سکتا ہے۔ جن افراد کی تعلیم و تربیت کے آپ کفیل بنے اور انہیں آپ کی صحبت بابرکت میں رہ کر اطوار حیات کو سمجھنے اور حسن کردار و عمل سے مزین ہونے کا موقع ملا، یہ سب اسی صحبت نبوی کا فیض ہے جن کی پاکیزہ زندگی میں عظمتوں کے اتنے نقوش موجود ہیں جنہیں اختیار کر کے آج بھی کامرانی اور کامیابی سے سرفراز ہوا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔طبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، مکتبہ دار الحرمین، قاہرہ۔

۲۔الانبیا: ۱۰۷۔

۳۔(مسند احمد: ۲۴۳۸) ۱۸/۱۱

۴۔بخاری باب السمر مع الضیف والاھل وعلامات انبوۃ (۱۳۰۴) ۴۰۵

۵۔ (بخاری باب الساعی علی المسکین (۱۳۲۸) ۱۰/۳۶۶)

۶۔الطبقات الکبریٰ، ابن سعد، ابو عبداللہ بن سعد، دار صادر بیروت، ۱۲۰/۱۔

۷۔رسول اکرم کی سیاسی زندگی، ڈاکٹر حمید اللہ، مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی، ص: ۴۷۔

۸۔الرحیق المختوم، مبارکپوری، صفی الرحمٰن، مکتبہ سلفیہ، لاہور، ص: ۱۳۰۔

۹۔الجامع الترمذی، ترمذی، محمد بن عیسیٰ، دار السلام الریاض، رقم الحدیث: ۳۶۶۱۔

۱۰۔نبی کریم کے عزیز و اقارب، محمد شریف اشرف، اے مشتاق پرنٹرز، لاہور، ص: ۲۳۷۔

۱۱۔مقالات سیرت نبوی، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور ۲۸۸/۱۔

۱۲۔نبی کریم کے عزیز و اقارب، ص: ۲۳۷۔

۱۳۔ایضاً، ص: ۲۳۴۔

۱۴۔سنن ابن ماجہ، ابن ماجہ، محمد بن یزید، دار احیاء السنۃ النبویہ سرگودھا، رقم الحدیث: ۳۶۷۱۔

۱۵۔الادب المفرد، بخاری، محمد بن اسماعیل، مکتبہ معارف ریاض، رقم الحدیث: ۸۹۴۔

۱۶۔کنز الاعمال فی السنن الاقوال والاعمال، علاؤ الدین، مکتبہ عثمانیہ فیروز پورہ روڈ لاہور، ۱۴۹/۱۶۔

۱۷۔اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ابن اثیر، محمد بن محمد، دار المعرفہ بیروت، ص: ۴۳/۵۔

۱۸۔ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۳۲۶۷۔

۱۹۔کنز الاعمال، ص: ۸۵/۷۔

۲۰۔اسد الغابہ، ص: ۴۶۱/۵۔

Scanned with CamScanner

۲۱۔الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ابن عبدالبر، یوسف بن عبداللہ، دارالتراث العربی بیروت، ص:۴۶/۲۔
۲۲۔نسائی کتاب الزکوۃ باب من یسئل باللہ عزوجل ولا یعطی بہ (۲۵۶۸)
۲۳۔بخاری، کتاب الزکوۃ، (۱۴۲۹)
۲۴۔بخاری کتاب الوصایا' باب تاویل قول اللہ تعالیٰ من بعد وصیۃ توصون بہا او دین
۲۵۔مسلم کتاب الزکوۃ باب النہی عن المسئلۃ
۲۶۔کتاب الآثار' امام محمدؒ فضائل صحابہ حدیث رقم: ۸۵۲۔

Scanned with CamScanner